Vol : 1 جلد:۱
Issue : 6 شمارہ:۶

جون، جولائی
June July
2016

رمضان المبارک/شوال المعظم
۱۴۳۷ھ

سرپرست

صدر مفتی مدرسۃ کاشف الہدیٰ، مدراس وخلیفہ حضرت اقدس مولانا محمد ابراہیم صاحب افریقی دامت برکاتہم

مدیر

مولانا مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی
استاذ مدرسۃ مفتاح العلوم، میل وشارم

خصوصی رمضان نمبر

Special Ramzan Issue

 رمضان المبارک کے فضائل

 تراویح کے احکام ومسائل

 زکوۃ کے فضائل ومسائل

صدقۃ الفطر کے مسائل

وغیرہ پر مشتمل ایک مختصر انمول شمارہ

MONTHLY AL AMEER

Islamic Magazine For Private Circulation Only

Hafiz Mohammed Shameel
#25, Maniyakkara Street, Melvisharam - 632 509 ,Vellore Dist (T.N.)
Cell : +91 99525 83343, E-Mail : monthlyalameer@gmail.com
Web : www.alhasan.in
Contact :+91 74183 38663, +91 81241 54663

Printing & Publishing at : F R N Dtp & Books Melvisharam Cell : +91 99525 83343

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

رمضان المبارک

از سرپرست دامت برکاتہم

سال بھر کے اسلامی مہینوں میں سب سے زیادہ عظمتوں، فضیلتوں، برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ رمضان المبارک ہمارے سامنے ہے، جو گویا ایمان و اعمال کے ریچارج کرنے کے لئے ہے، بلکہ یہ ایمان، اعمال اور رحمتِ الٰہی کے سیلاب کا مہینہ ہے، کہ جب سیلاب آتا ہے تو ہر چھوٹی بڑی چیز کو بہالے جاتا ہے۔ ایسے ہی رمضان المبارک آتا ہے تو ہر چھوٹے بڑے گناہ کو اپنی طغیانی اور روحانی رو میں بہا کر لے جاتا ہے۔ رمضان تو روحانی، رحمانی ایمانی بارش کا موسم و سیزن ہے اسمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے فرق اتنا ہے کہ برسات کے موسم میں آسمان سے پانی برستا ہے تو رمضان میں آسمان سے رحمت برستی ہے اور عام طور پر جب کہیں پانی اور ابرِ رحمت برستا ہے تو ویرانوں میں گھاس اگ جاتی ہے اور سخت سینوں میں عبادات الٰہی اور ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے مرجھایا ہوا باغ اسلام شاداب ہوجاتا ہے۔ یہی مفہوم اس حدیث پاک کا ہے **فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين** (مشکوۃ:۱۷۳) یعنی جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں، عربی کا شاعر کہتا ہے **اتی رمضان مزرعة العباد ؛ لتطهير القلوب من الفساد** بندوں کی ایمانی و روحانی کھیتی کا زمانہ رمضان آگیا، ہر قسم کے خار اور دل کے فساد کو پاک کرنے کے لئے

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں:

رمضان پانچ حرفوں سے مل کر ہے، اسمیں پہلا حرف

''راء'' سے مراد رضوان اللہ یعنی اللہ کی رضامندی ہے

''میم'' سے مراد اللہ تعالیٰ کی محبت اور عطاء ہے

''ضاد'' سے مراد اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہے

''الف'' سے مراد اللہ تعالیٰ کی الفت ہے

''نون'' سے مراد اللہ تعالیٰ کا نور ہے

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان ''رضائے الٰہی، محبتِ الٰہی، ضمانتِ الٰہی، الفتِ الٰہی، اور نورِ الٰہی کا مہینہ ہے۔ شاید ان ہی عظمتوں کی وجہ سے رمضان کو شھر اللہ کہا گیا ہے۔

منشاءالٰہی

پھر منشاالٰہی تو یہ ہے کہ ہماری پوری زندگی رمضان کی طرح گناہوں سے پاک وصاف ہوجائے یا کم از کم رمضان صحیح طور پر گذار لیں تا کہ پورا سال صحیح گذر جائے اسلئے سال بھر میں رمضان کی حیثیت ایسی ہے، جیسے جسم انسانی میں دل کی کہ جب دل صحیح ہوجاتا ہے تو جسم اور اس سے نکلنے والے اعمال صحیح ہوجاتے ہیں علامہ سید عبدالمجید ندیمؒ فرماتے تھے: زندگی رمضان کی طرح گذارلو تو موت عید بن کر آئے گی۔ بہرحال رمضان کی عظمتوں برکتوں کا تقاضہ یہ ہے کہ اسکی حرمت کا پورا لحاظ رکھے کہ رمضان اللہ تعالیٰ کا شاہی مہمان ہے، جو ہمارے پاس بوجھ بن کر نہیں بلکہ رحمتوں کی موج بن کر آتا ہے۔ اس مہینہ کی خاص عبادت روزے کی حقیقت تو اظہار عبدیت ہے کہ روزہ بندۂ مؤمن کی جانب سے اللہ تعالیٰ کی بندگی، تابعداری اور فرماں برداری کا بہترین مظاہرہ ہے، جس کا ادنیٰ درجہ تو یہ ہے کہ بندہ مومن طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک اللہ تعالیٰ کی رضا ومنشا کے مطابق کھانے، پینے اور بیوی کے تعلق سے رکتا ہے اسے جسمانی روزہ کہتے ہیں لیکن روزے کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ مومن بندہ تمام معاصی اور گناہوں سے بچا رہے یہی تقویٰ ہے اسے روحانی روزہ کہتے ہیں۔

زکوۃ جسم وروح

حدیث میں ہے: ہر چیز کی کوئی زکوۃ ہوتی ہے جسکے نکالنے سے وہ چیز پاک ہوجاتا ہے، ایسے ہی روزہ بھی جسم اور روح دونوں کی طہارت وتزکیہ کا ذریعہ ہے جسمانی روزے سے بطن کا تزکیہ اور روحانی روزے سے باطن کا تزکیہ ہوجاتا ہے، (مشکوۃ: ۱۸۰) یہی ہماری دائمی کامیابی کا ذریعہ "قد افلح من تزکی" (سورۃ الاعلیٰ)

قرآن کریم کو رمضان المبارک کے ساتھ خاص تعلق ہے کہ اسی مہینے میں کلام پاک نازل کیا گیا، اس لئے اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ وقت تلاوت کلام پاک میں لگائیں کہ کوئی وقت ہمارا بے کار ضائع نہ ہو۔

دو اہم نسخے

پھر ان تمام عبادات کے اندر اصل مقصد تو تعلق مع اللہ اور رجوع الی اللہ ہے اس کے لئے دو بہت آسان طریقہ یہ ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زبان ودل سے باتیں کرنا یعنی ہماری زبان اللہ کے ذکر سے تروتازہ ہو ہر وقت اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے زبان سے سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور اللہ اللہ کا ورد

جاری رہے، دل اللہ کی یاد سے بھرا ہوا ہو ہماری ہر حاجت کو ہم اللہ کے دربار میں پیش کرتے دعا کرتے رہیں اس سے چند ہی دنوں میں انشاء اللہ تعالیٰ دل میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا احساس ہوگا اور تعلق مع اللہ نصیب ہوگا۔

دوسرے رمضان میں خصوصاً آخر عشرہ کا اعتکاف کا اہتمام کریں کہ کچھ دنوں کے لئے سب سے ہٹ کٹ کر رب کی طرف رجوع کرنا اور اس سے تعلق مضبوط کرنے کے لئے اسی کے در پے مسجد میں بیٹھ جانے کا نام ہی اعتکاف ہے کہ ایک بندہ مومن در در ٹھوکریں کھا کر مصیبتوں سے تنگ آ کر سب سے مایوس ہوکر رب کریم کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کو منانے اور اس سے تعلق درست کرنے کی نیت سے اسی چوکھٹ پر ڈیرا ڈال دیتا ہے۔ نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں رجوع الی اللہ تعلق مع اللہ نصیب فرما کر اپنا بنالے اپنے دین کے کاموں میں لگالے اور نفس وشیطان کے شر سے بچالے۔ (آمین)

ملفوظات

ناقل: حافظ محمد شمویل صاحب وشارمی

عارف باللہ حضرت اقدس قاری امیر حسن صاحبؒ فرماتے ہیں:

حدیث میں آتا ہے کہ گھر میں تلاوت کرنے سے اولاد میں برکت، مال میں برکت اور خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ ہمارے گھر آج تلاوت نہ ہونے کی وجہ سے قبرستان بنے ہوئے ہیں۔ بہت سی بیویاں کہ ان کے سرپرست نے قرآن پڑھا دیا پھر شوہر کے گھر آئیں، سالوں گذر گئے اولاد جیسی نعمت مل گئی لیکن قرآن شریف اٹھانے کی نوبت نہیں آتی یہ عام گھروں کا معمول ہے، شوہر بھی گھر جاتے ہیں کہ پوچھتے ہیں کہ ناشتہ تیار ہے یا نہیں مگر یہ نہیں پوچھتے کہ آج تلاوت یعنی روحانی ناشتہ ہوا یا نہیں ''تلاوت روحانی ناشتہ ہے''۔

میں کہا کرتا ہوں کہ ہر شخص اپنے اپنے گھر میں تین منٹ کی تلاوت سے ابتداء کریں آخر تین منٹ میں کیا وقت لگتا ہے؟ گھر کا ہر فرد تین منٹ تلاوت کرے، اس کے بعد اپنی اپنی ضروریات میں لگے۔ شیطان ''اطمینان سے زیادہ تلاوت کرینگے'' کے بہانے سے بالکل ہی غافل کرادیتا ہے۔ تین منٹ سے ابتداء کرے پھر ہر شخص خود اس کی برکت محسوس کریگا۔ [کلماتِ صدق وعدل]

درسِ قرآن

روزہ اور صحبت اہل اللہ

از: مدیر

شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینت من الهدی والفرقان (بقرہ)

ماہ رمضان جس میں قرآن کریم اتارا گیا جو تمام لوگوں کے لئے ہدایت ہے، اور جس نے ہدایت اور حق و باطل کی صاف صاف اور نہایت واضح نشانیاں ہیں۔

مثل مشہور ھیکہ نفس اور شیطان دونوں حقیقی بھائی ہیں یہ دونوں مسلمانوں کے جانی اور ایمانی دشمن ہیں خدا تک پہنچنے میں آڑ ہیں، ایمان کا تقاضہ یہ ھیکہ نفس وشیطان کو مار کر روح کو زندہ کرلیں جو کہ فرشتوں کی صفت ہے، اس کا طریقہ صبر ہے اور صبر کیلئے روزہ بہترین ذریعہ ہے، کیونکہ روزہ گناہوں کی جڑ کو مار دیتا ہے۔ اور روزہ کی خاصیت ہی یہ ھیکہ روزہ کی عادت اور کثرت آدمی کو پرہیز گار بنا دیتی ہے۔

روزہ کے بعد دولت کچھ دنوں کیلئے اللہ کے واسطے جب بندہ مادی دستر خوان کو لپیٹ دیتا ہے تو پھر خدا کے انوار وتجلیات کا دستر کھل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تو حضرت موسیٰؑ کو ہِ طور پر توریت لینے گئے تو چالیس روزے رکھے، حضرت عیسیٰؑ نے بیابان میں چالیس روزے رکھے تو انجیل لے آئے، آنحضرت ﷺ نے غار حرا میں اعتکاف فرمایا اور روزے رکھے تو اسی غار میں آپ پر قرآن کریم نازل ہوا، معلوم ہوا کہ روزہ کو کلام خداوندی کے ساتھ خاص مناسبت ہے۔ (معارف القرآن ادریسی: ۱)

روزہ اور صحبت اہل اللہ: بندہ جب روزہ رکھے گا تو متقی و پرہیز گار بن جائیگا اور متقی اللہ کا دوست اور ولی ہوتا ہے، اس تقویٰ کو آسانی سے پانے کیلئے روزہ اور اہل تقویٰ کی صحبت درکار ہے۔ جیسی صحبت میں آدمی رہتا ہے ویسے ہی بن جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ان دونوں کا مقصد تقویٰ بتایا گیا ہے۔

رمضان المبارک کی برکات سے محروم کرنے والی دو بیماریاں (۱) بد نظری: لہذا رمضان میں خصوصاً بد نظری سے بچو، اللہ تعالیٰ نے بدنظری کو حرام کیا ہے مردوں کے لئے بھی عورتوں کیلئے بھی۔ (۲) دوسری بیماری غیبت ہے: غیبت کرنے والا اپنی نیکیاں سب کو تقسیم کر کے خود مفلس بن جاتا ہے، رمضان شریف میں لوگ ٹائم پاس کرنے کیلئے اکثر غیبت میں مشغول ہوجاتے ہیں، قرآن کے مطابق وہ روزے دار اپنے پیٹ میں مردہ کا گوشت پہنچا رہے ہیں، اپنے آپ کو سب سے حقیر اور کم تر سمجھو گے تو پھر کسی کی غیبت نہیں کرو گے کیونکہ غیبت کا سبب کبر ہے۔

درسِ حدیث

زکوۃ کی اہمیت

مولانا ملک محمد حسین صاحب استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ ﷺ نبی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ، واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ، والحج وصوم رمضان۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) رمضان کے روزہ رکھنا

زکوۃ کی اہمیت اور اسکی تاکید ہر مسلمان جانتا ہے کہ ''زکوۃ'' اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک ستون ہے اور ارکان وفرائض میں سے ہے۔ قرآن کریم نے بیشمار مواقع پر زکوۃ کو نماز کے ساتھ ملا کر بیان فرمایا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح نماز کی ادائیگی انسان کیلئے فرض اور ضروری ہے اسی طرح زکوۃ کی ادائیگی بھی انسان کیلئے اتنے ہی درجے میں فرض اور ضروری ہے۔ نماز اگر بدنی عبادت ہے جسکو انسان اپنے جسم کے ذریعہ ادا کرتا ہے تو زکوۃ ایک مالی عبادت ہے جسکو انسان اپنے مال سے ادا کرتا ہے۔

ادائیگی زکوۃ کے دنیاوی فوائد (۱) موجودہ مال کے پاک ہونے اور محفوظ ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۲) مال میں زیادتی اور برکت کا سبب ہے۔ (۳) مال کی محبت اور بخالت جیسے برے اخلاق کے خاتمہ کا ذریعہ ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ختم کرنے، بلا ومصیبت کے ٹلنے اور بری موت سے حفاظت کا سبب ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کے دئے ہوئے مال کی شکر گذاری کا وسیلہ ہے۔

ادائیگی زکوۃ کے اخروی منافع (۱) اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔ (۲) ایک روپیہ کے بدلہ میں سات سو گنا اجر مقرر ہے اور اخلاص کی وجہ سے اور زیادتی کا وعدہ ہے (۳) صدقہ قیامت کے دن ہمارے لئے حجت بنے گا (۴) زکوۃ وصدقہ ادا کرنے والے شخص کو جنت کے خاص دروازہ ''باب الصدقۃ'' سے داخل کیا جائے گا۔

زکوۃ ادا کرنے پر دنیاوی واخروی نقصانات: (۱) قحط سالی کا ہونا (۲) بارش کا ہونا (۳) بیماریوں بلاؤں کا عام ہونا (۴) جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔ (اللھم احفظنا منہ)

[منقول از: خطبات وشارم]
ناقل: مفتی عبدالحمید صاحب

دوروزے

افادات: امیر شریعت ٹمل ناڈو حضرت اقدس مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی دامت برکاتہم

دوستو! ایک رمضان کے روزے مخصوص چند ایام کے روزے ہیں ۲۹ یا ۳۰ دن کے روزے ہیں، اور صرف دن، دن کا روزہ ہے۔ رات میں کوئی روزہ نہیں، پھر صرف تین چیزوں سے بچنے کا روزہ ہے۔

(۱) کھانے سے (۲) پینے سے (۳) اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے سے

زندگی کا روزہ مگر اس کے مقابلہ میں ایک مسلمان کی پوری زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **یا ایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ** ''اے ایمان والو! اسلام میں پورا پورا داخل ہو جاؤ'' **ولا تتبعوا خطوات الشیطن** ''شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو'' **انہ لکم عدو مبین** ''وہ تمہارا صریح دشمن ہے اسلام میں پورا داخل ہونا دو باتوں سے ہوگا۔

دو باتیں (۱) اللہ کے لازم کردہ فرائض اور واجبات کو ادا کرنا (۲) جن چیزوں کو ممنوع، حرام قرار دیا ان سے بچنا۔ گویا اس پر عمل کرنا پوری زندگی کا روزہ ہے۔ رمضان کا روزہ جہاد اصغر ہے تو پوری زندگی کا روزہ جہاد اکبر ہے۔

چار ممنوعات پھر یہ ممنوعات چار قسم کے ہیں: (۱) شرکیہ عقائد سے بچنا (۲) بدعات سے بچنا (۳) کبیرہ گناہوں سے بچنا جیسے شراب، سود (۴) صغیرہ گناہوں سے بچنا

مسلمان کو اپنی پوری زندگی میں ان سے بچنا ضروری ہے لہذا اس روزے سے مسلمان کا کوئی بھی لمحہ خالی نہیں ہوتا ہے، یہ رمضان والا روزہ درحقیقت انسان کو بڑے روزے کے لئے تیار کرتا ہے۔ کھانا، پینا حلال تھا مگر رمضان میں خاص وقت کے لئے اللہ نے حرام کر دیا جب ان سے بچنے کی عادت ہو جائے تو پھر زندگی میں اللہ کے منع کردہ چیزوں سے بچنا آسان ہو جائیگا۔ رمضان کا روزہ صبح صادق سے شروع ہو کر غروبِ آفتاب پر ختم ہو جاتا ہے زندگی والا روزہ بالغ ہونے کے وقت سے شروع ہو کر زندگی کے آفتاب کے ختم ہونے تک رہتا ہے، غروب آفتاب کے بعد ہم کھجور سے، زم زم سے، پانی سے یا دیگر کسی چیز سے افطار کرتے ہیں مگر زندگی کے روزے میں (اللہ کی فرمانبرداری اور رسول کی اطاعت میں گذار دیا ہو تو) جب اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر کیا جائے گا، حضور ﷺ کی زیارت ہوگی، آپؐ اپنے مبارک ہاتھوں سے حوض کوثر سے جب جام کوثر پلائیں گے تو اس روزے کا افطار ہے، اس افطار پر زندگی قربان کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی اور زندگی بھر کے روزے کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین)

[منقول از: خطبات وشارم]
ناقل: مفتی عبدالحمید صاحب

دو روزے

افادات: امیر شریعت تمل ناڈو حضرت اقدس مولانا محمد یعقوب صاحب قاسمی دامت برکاتہم

دوستو! ایک رمضان کے روزے مخصوص چند ایام کے روزے ہیں ۲۹ یا ۳۰ دن کے روزے ہیں، اور صرف دن، دن کا روزہ ہے۔ رات میں کوئی روزہ نہیں، پھر صرف تین چیزوں سے بچنے کا روزہ ہے۔

(۱) کھانے سے (۲) پینے سے (۳) اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے سے

زندگی کا روزہ مگر اس کے مقابلہ میں ایک مسلمان کی پوری زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **یا ایها الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافة** ''اے ایمان والو! اسلام میں پورا پورا داخل ہو جاؤ'' **ولا تتبعوا خطوات الشیطن** ''شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو'' **انه لکم عدو مبین** ''وہ تمہارا صریح دشمن ہے اسلام میں پورا داخل ہونا دو باتوں سے ہوگا۔

دو باتیں (۱) اللہ کے لازم کردہ فرائض اور واجبات کو ادا کرنا (۲) جن چیزوں کو ممنوع، حرام قرار دیا ان سے بچنا۔ گویا اس پر عمل کرنا پوری زندگی کا روزہ ہے۔ رمضان کا روزہ جہاد اصغر ہے تو پوری زندگی کا روزہ جہاد اکبر ہے۔

چار ممنوعات پھر یہ ممنوعات چار قسم کے ہیں: (۱) شرکیہ عقائد سے بچنا (۲) بدعات سے بچنا (۳) کبیرہ گناہوں سے بچنا جیسے شراب، سود (۴) صغیرہ گناہوں سے بچنا

مسلمان کو اپنی پوری زندگی میں ان سے بچنا ضروری ہے لہذا اس روزے سے مسلمان کا کوئی بھی لمحہ خالی نہیں ہوتا ہے، یہ رمضان والا روزہ درحقیقت انسان کو بڑے روزے کے لئے تیار کرتا ہے۔ کھانا، پینا حلال تھا مگر رمضان میں خاص وقت کے لئے اللہ نے حرام کر دیا جب ان سے بچنے کی عادت ہو جائے تو پھر زندگی میں اللہ کے منع کردہ چیزوں سے بچنا آسان ہو جائیگا۔ رمضان کا روزہ صبح صادق سے شروع ہو کر غروبِ آفتاب پر ختم ہو جاتا ہے زندگی والا روزہ بالغ ہونے کے وقت سے شروع ہو کر زندگی کے آفتاب کے ختم ہونے تک رہتا ہے، غروب آفتاب کے بعد ہم کھجور سے، زم زم سے، پانی سے یا دیگر کسی چیز سے افطار کرتے ہیں مگر زندگی کے روزے میں (اللہ کی فرمانبرداری اور رسول کی اطاعت میں گذار دیا ہو تو) جب اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر کیا جائے گا، حضور ﷺ کی زیارت ہوگی، آپؐ اپنے مبارک ہاتھوں سے حوض کوثر سے جب جام کوثر پلائیں گے تو اس روزے کا افطار ہے، اس افطار پر زندگی قربان کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی اور زندگی بھر کے روزے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نہیں ہے۔البتہ ہیرے جواہرات اور دوسرے دھات کے زیورات کی تجارت کرتا ہوتو اس مالیت پر بھی زکوۃ واجب ہوجائے گی۔

☆زکوۃ غریب مسلمان کوبغیرکسی معاوضہ کے دے اگرچہ وہ مراہق یعنی قریب البلوغ ہوزکوۃ ادا ہوجائے گی۔

☆ایک مسلمان غریب ہے لیکن اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد برتن، کپڑے، زمین، مکان ہوں تو ایسے شخص کو زکوۃ کی رقم دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔ایسے احباب کے لئے یہی حکم ہے کہ زکوۃ کی رقم نہ لیں۔جان بوجھ کر ایسے آدمی کوزکوۃ کی رقم دینے سے زکوۃ ادا نہ ہوئی حاصل کرنے والے کو وہ رقم استعمال کرنا جائز ہے۔

رمضان اور قرآن

حضرت مولانا سہیل الرحمٰن صاحب قاسمی امام وخطیب مسجد حفصہ، میل وشارم

الحمدللہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم جیسے ناپاک اور نجس انسان جسکی حیثیت لاشئ محض کی سی ہے، وہ ذاتِ عالی جس نے بحر وبر، آسمان وزمین، شمس وقمر کو وجود بخشا اسکا کلام پڑھنے اور سمجھنے اور اس کے مخاطب بننے کا مستحق بنایا۔الٰہی! کیا مقام ہے اس شخص کا؟ جس کی صفحۂ ہستی کے اوپر کوئی حیثیت نہیں، آخر وہ اس نعمت عظمیٰ کو پا کر دیوانہ کیوں نہیں ہوجاتا۔گریبان کیوں نہیں پھاڑ لیتا، کیا ہم اس قابل ہیں کہ تمام جہانوں کے پیدا کرنے والے کے مخاطب بن سکیں۔یہ تلاوتِ قرآن اور اس کو سمجھنا اتنی بڑی نعمت ہے اگر اس پر کوئی بشر خوشی سے دیوانہ ہوجائے، اور اگریبان پھاڑے، مجنونانہ کیفیت اپنالے تو کوئی تعجب کی بات نہیں، کیا حضرت ابی بن کعبؓ کا واقعہ بھول گئے ذرا تاریخ کے اوراق کو الٹ کر ایک مرتبہ نظر ڈالیئے۔جب رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ خدا نے تمہارا نام لیکر کہا کہ ان سے کلام پاک پڑھوا کر سنو تو سیدنا ابی بن کعبؓ پر والہانہ کیفیت طاری ہوگئی، مارے خوشی کے چیخ نکل گئی، اور فرمایا'' او سماني ربي ''اللہ! اللہ! کیا حال تھا خدا اور اسکے رسول سے محبت ووارفتگی کا جسکا عشرِ عشیر بھی ہمارے نصیب میں نہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہیکہ ہم کو بھی ماہِ مبارک کی برکت سے کلام پاک سے شغف وشوق عطا فرمائیں۔ امین ثم امین

اہم مسئلہ: اگر کسی کی رات کے بالکل اخیر حصہ میں آنکھ کھلی کہ سحری کا وقت بالکل ختم ہوگیا تو اگر وہ شخص جوان اور تندرست ہے بغیر سحری کے روزہ رکھنے پر قدرت ہے تو اسی حالت میں روزہ کی نیت کر کے روزہ رکھنا چاہیئے۔
(ھدایہ: ج:۱/ص:۲۲۵)

صدقۃ الفطر

حضرت مولانا عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی دام اقبالہ استاذ مدرسۃ احیاء العلوم، وانمباڑی

خدا کی نعمتوں میں سے دو بڑی نعمتیں (۱) صحت وقوت (۲) مال ودولت

من جملہ مالی عبادات میں سے ایک صدقۃ الفطر ہے اور وہ واجب ہے۔ صحت وقوت سے بدنی عبادات ادا ہوتی ہیں اور بدنی عبادات سے نظام اخلاقیات کی تعمیر ہوتی ہے، مال ودولت سے مالی عبادات ادا ہوتی ہیں اور مالی عبادات سے نظام معاشیات کی تعمیر ہوتی ہے اور یہ دونوں نظام مربوط ہیں جیسا کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے

!اقمیوا لصلوۃ و اتو الزکوۃ۔۔۔نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو

صدقۃ الفطر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے صدقۃ الفطر مسلمانوں پر واجب قرار دیا ہے وہ غلام ہو یا آزاد مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا۔۔(بخاری) صدقہ فطر ہر اس مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے جو عید الفطر کے دن ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اسکے بقدر زیور، نقد یا بنیادی ضروریات یعنی رہائشی مکان، استعمال کے کپڑے اور برتن وغیرہ سے زیادہ سامان کے مالک ہوں، مثلاً قیمتی کپڑے ، برتن، فرنیچر وغیرہ، جن کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی (چھ سو بارہ گرام چاندی) کے برابر ہو جاتی ہو یا دکان میں اتنی ہی قیمت کا سامان ہو، البتہ اس مال پر سال کا گذرنا شرط نہیں نہ مال کا تجارتی ہونا شرط ہے۔

صدقۂ فطر کی مقدار شرعی صدقۂ فطر میں گیہوں، آٹا، ستو، نصف صاع ہے۔ جَو، چھوہارے، منقیٰ ایک صاع ہے، اگر کوئی چاول، چنا، باجرہ مکئی، مٹر، مسور اور دوسرے غلے دینا چاہے تو وہ نصف صاع کے حساب سے دے سکتا ہے، غلہ نہ دینا چاہے تو نقد رقم بھی دے سکتا ہے، نصف صاع موجودہ وزن کے اعتبار سے ایک کلو پانچ سو چوہتر گرام چھ سو چالیس ملی گرام 1.574,640 گرام [فتاویٰ رحیمیہ]

صدقۂ فطر کس وقت واجب ہے؟ جو شخص عید الفطر کی صبح صادق کے وقت موجود ہے اسپر صدقۂ فطر واجب ہے اب اگر کوئی بچہ صبح صادق سے پہلے پہلے پیدا ہوا ہو تو اس کی طرف سے ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

صدقۂ فطر کیوں واجب ہے اور اس کے مستحقین کون ہیں؟ صدقۂ فطر کے مستحقین بھی وہی ہیں جو زکوۃ اور عشر کے ہیں ان کے سوا کسی اور کو دینا جائز نہیں ہے۔ صدقۂ فطر صاحب حیثیت مسلمان پر واجب ہونے کی ایک وجہ یہ ہے۔ (۱) غرباء بھی عید کی حقیقی خوشی سے محروم نہ رہیں۔ (۲) دوسری وجہ اس سے روزوں میں ہونے

والی لغویات اور گناہ کا کفارہ ہوجائے۔[ابوداؤد]حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ نے رمضان کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ اخرجو صدقة صومکم اپنے روزے کا صدقہ نکالو[ابوداؤد]

ہم عید الفطر منانے والے ہیں یہ خوشی کا دن ہے، لیکن ہمیں اپنی خوشی میں اس طرح مست نہ ہونا چاہئے کہ ہم اپنے غریب رشتہ داروں اور غریب پڑوسیوں کو بھول جائیں ہمیں چاہئے کہ ہم انہیں بھی اپنی خوشیوں میں شریک کریں تاکہ وہ بھی اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال کے لئے اچھے لباس اور اچھے کھانے کا نظم کرسکیں۔

اسلئے صدقۃ الفطر عید کی نماز سے پہلے دینا بہتر ہے تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہوجائیں:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ نے یہ حکم دیا تھا کہ صدقۂ فطر نماز کے لئے جانے سے پہلے ادا کردیا جائے۔[بخاریؒ]**قال اللہ تعالیٰ خذ من اموالھم صدقة تطھر ھم وتزکیھم بھا**[توبہ]آپ ان کے مالوں میں صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک وصاف کریں۔**قال رسول اللہ** ﷺ اخرجوا صدقة صومکم [ابوداؤد]اپنے روزے کا صدقہ نکالو۔صدقہ فطر صاحب حیثیت مسلمان پر واجب ہے

صدقہ فطر لغو وگناہوں کا کفارہ ہے　　　صدقہ فطر غربا کی ایک ضرورت وحاجت ہے

گلشنِ سنت

سننِ عید

از:مدیر

(۱) ماہ رمضان المبارک کے اختتام کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک دن خوشی کے لئے عطا فرمایا اس کا نام عید الفطر یعنی افطار کا دن ہے۔اس دن روزہ رکھنا حرام ہے۔(۲) عیدگاہ جانے سے پہلے غسل کرنا، عمدہ لباس پہننا، خوشبو لگانا، صدقۂ فطر واجب ہو تو عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا، عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا، عید الفطر کے دن زیادہ سے زیادہ مقدار آہستہ آہستہ تکبیرات پڑھنا، طاق عدد میں کھجور کھانا یا شیرینی کھانا مستحب ہے۔(۳) عید کی نماز کے بعد مصافحہ یا معانقہ کا التزام غلط ہے، البتہ عید کی مبارکبادی زبان سے دے سکتے ہیں۔

عید کی نماز کا طریقہ:

پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کو ملا کر کل چار تکبیرات ہوں گی پہلی اور چوتھی تکبیر میں ہاتھوں کو باندھ لیں دوسری اور تیسری تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں۔دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر کو ملا کر کل چار تکبیرات ہوں گی، پہلی تین میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں، چوتھی میں ہاتھ اٹھائے بغیر رکوع میں چلے جائیں، نماز کے بعد دعاء پھر خطبہ ہو۔　　[فتاویٰ رحیمیہ، کتاب المسائل]

روزہ کے بعض اہم مقاصد

حضرت مولانا محمد مبارک صاحب رشادی دامت برکاتہم استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

(۱) تقویٰ: روزہ کا سب سے بڑا معنوی مقصد تقویٰ اور دل کی پرہیزگاری ہے کہ جس کی وجہ مسلمان کا دل گناہوں سے جھجکتا ہے اور نیکیوں کی طرف بڑھتا ہے اسی کی طرف خدائے پاک نے اپنے کلام میں اشارہ فرمایا۔

(۲) صدقہ وخیرات: 12 مہینوں میں ایک مہینہ ہر مسلمان دن، رات میں ایک وقت کا کھانا کھائے اور ہو سکے تو ایک وقت کا کھانا اپنے محتاج، غریب بھائیوں کو کھلا دے۔ احکامِ شرع میں غور کرنے سے پتہ چلتا ھیکہ روزہ غریبوں کو کھلانے بلکہ غلاموں کو آزاد کرنے کے قائم مقام ہے۔

(۳) غرباء کی مدد: روزہ ہی امیروں کو بتاتا ہے کہ فاقہ میں کیسی اذیت اور بھوک، پیاس کی تکلیف ہوتی ہے تب اس پیٹ بھرے مسلمان کو سمجھ میں آئیگا کہ محتاج، نڈھال بھائیوں کی تکلیف دور کرنا کتنا بڑا ثواب ہے۔

(۴) برداشت کی عادت: روزہ گویا کہ ایک جسمانی ورزش اور مجاہدہ کی عادت ہے کہ مسلمان برداشت اور صبر کا بھی عادی رہے بھوک و پیاس کی نوبت آجائے تو ہنسی خوشی برداشت کرے۔

(۵) کم کھانا: حد سے زیادہ فاقہ اور بھوک انسان کے جسم کو کمزور کر دیتی ہے، تو حد سے زیادہ کھانا تو انسان کو مختلف قسم کی بیماریوں کا نشانہ بنا دیتا ہے۔ ہر ہفتہ کا ایک نفلی روزہ، سال میں ایک مرتبہ مہینہ بھر کا روزہ انسان کو بہت سی بیماریوں سے دور کر دیتا ہے، بشرطیکہ افطار وسحور میں بے اعتدالی نہ ہو۔

(۶) وقت بچانا: انسان کی زندگی کا بہت بڑا حصہ کھانے، پینے میں صرف ہوجاتا ہے، کم از کم ایک مہینہ سال بھر میں ان اوقات کو اللہ کی عبادت اور مخلوق کی خدمت میں صرف کیا جائے تو کتنی بڑی سعادت مندی ہے۔

(۷) روحانی یکسوئی: جب انسان کا معدہ ہضم سے اور اس کا دل و دماغ معدہ کی بخارات سے پاک ہو تو پھر اندرونی صفائی، روحانی یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ اس بات کا تجربہ ہر شخص خود کر سکتا ہے۔

(۸) گناہوں سے حفاظت: روزہ بہت سارے گناہوں سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔

(۹) روزہ محض فاقہ کا نام نہیں: روزہ صرف ظاہری بھوک و پیاس کا نام نہیں، بلکہ درحقیقت دل و روح کی بھوک و پیاس کا نام ہے۔ یہی تو تقویٰ ہے، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روزہ رکھ کر بھی جو شخص جھوٹ اور فریب کام کو نہ چھوڑے، تو خدا کو اس کی ضرورت نہیں کہ انسان اپنا کھانا، پینا چھوڑ دے"۔

(۱۰) دکھاوے سے پاک: روزہ کوتقوی کی بنیاد اسی لئے قرار دیا گیا ہے کہ روزہ ایک چھپی ہوئی، خاموش عبادت ہے، اس میں دکھلاوا نہیں ہوسکتا ہے، اسی لئے تو خدا کا ارشاد ہے: ''روزہ دار میرے لئے اپنا کھانا، پینا چھوڑتا ہے تو میں اس کو جزا دوں گا، یہ خاص تعلق کی بات ہے ورنہ ہر عمل کا بدلہ تو خدا ہی دیتا ہے۔

ختم نبوت

دین کامل ومکمل ہو چکا

حضرت مولانا محمد نوید صاحب استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کیلئے) پسند کرلیا۔

دین مکمل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ چونکہ یہ آیت کریمہ ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر بروزِ جمعہ ۹/ ذی الحجہ یوم عرفہ کو عصر کے وقت نازل ہوئی اور اس وقت میدان عرفات میں نبی ﷺ کے مبارک اونٹنی کے اردگرد ہزاروں صحابہ جمع تھے، اسی مجمع میں آپ ﷺ نے خطبہ دیا اس کے متعلق حدیث میں ہے: **عن ابی امامۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ فی خطبۃ یوم حجۃ الوداع ایھا الناس لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم فاعبدوا ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شھرکم وادوا زکوۃ اموالکم طیبۃ بھا انفسکم واطیعوا ولاۃ امرکم تدخلوا جنۃ ربکم** [حاشیہ مسند امام احمد بن حنبلؒ] ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں پس (اب وقت کو غنیمت سمجھو) اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پانچ وقت کی نماز پڑھتے رہو، اور خوش دلی سے اپنے مالوں کی زکوۃ دیتے رہو اور اپنے امراء وخلفاء کی اطاعت کرتے رہو اگر ایسا کرتے رہے تو انشاءاللہ تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

جس جگہ اور جس وقت میں یہ آیت نازل ہوئی اسی جگہ اور اسی وقت حضرت محمد ﷺ یہ خطبہ دئے تو گویا یہ خطبہ اس آیت کی تفسیر ہے۔ پس درحقیقت ''دین کے مکمل ہونے'' کے اعلان سے ختم نبوت کا اعلان مقصود ہے۔

شبِ قدر وصول کرنے کا یقینی ذریعہ

حضرت مولانا امداداللہ صاحب حسینی دام اقبالہ استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

شب قدر کی عبادت کو حاصل کرنے کی تمنا ہر مسلمان کے دل میں رہنی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ شب قدر کا کوئی لمحہ بھی عبادت سے غفلت میں نہ گذرے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اعتکاف کی عبادت عطا فرمائی ہے کہ جو آدمی رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی سعادت حاصل کرلے وہ شب قدر سے محروم نہ رہے گا، شب قدر کے حصول کے لئے اعتکاف سے زیادہ حتمی اور یقینی ذریعہ کوئی نہیں ہے۔ اگر آپ معتکف نہیں ہیں تو کتنی ہی کوشش کرلیں پوری رات کا مکمل عبادت میں گذارنا مشکل ترین امر ہے، لیکن معتکف شخص اپنے اعتکاف کی بنا پر اگر سوتا بھی رہے گا تو وہ عنداللہ عبادت گذاروں میں شمار ہوگا۔ اس کی رات کا کوئی بھی لمحہ ضائع نہ ہوگا اسی لئے حضرت نبی اکرم ﷺ شب قدر کے حصول کے لئے اعتکاف کا اہتمام فرماتے تھے، اور رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کے سلسلہ میں روایات شاہد ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حکم ملنے کے بعد کبھی اس کو ناغہ نہیں فرمایا اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جس شخص نے رمضان المبارک کے دس دنوں کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرہ کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ **من اعتکف عشرا فی رمضان کان کحجتین و عمرتین** (الترغیب والترھیب: ۲/۹۶) دیکھئے کتنی معمولی قربانی پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے کس قدر عظیم نعمتوں کا وعدہ کیا جا رہا ہے

شہنشاہ کے گھر کا قیام قابل صد افتخار

آج کسی شخص کو اگر کسی لیڈر اور حکمراں کی کوٹھی پر چند دن رہنے کی اجازت مل جائے تو وہ اسے بہت ہی فخر کی چیز سمجھتا ہے اور جگہ جگہ اس کو عظیم عزت افزائی جان کر اتراتا پھرتا ہے تو اگر دنیا کے ان حکام کے دربار کی حاضری اور وہاں کا قیام موجب عزت ہے تو کیا مالک الملک شہنشاہِ عالم کے در پر جا کے پڑے رہنا باعثِ عزت اور قابل فخر نہیں پھر یہ دیکھیں چند روز ماحول میں رہ کر ہماری طبیعت میں کتنی بشاشت اور روحانی فرحت پیدا ہوتی ہے اور کس طرح ایمان کی زیادتی محسوس طور پر معلوم ہوتی ہے حقیقت یہ ہے کہ اعتکاف سے ماہ مبارک کا لطف دوبالا ہوجاتا ہے، اس کے ذریعہ شب قدر میں عبادت کی سعادت یقینی طور پر حاصل ہوجاتی ہے، اس لئے جو حضرات شب قدر کے شوقین ہیں انہیں اعتکاف کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے اللہ ہم سب کو اس مبارک و منور عبادت کی توفیق فرمائے۔ امین

گوشۂ خواتین

رمضان اور عورتیں

از: بنتِ جناب اختر باشاہ صاحب

☆ مجبوری (حیض ونفاس) کے دنوں میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں بعد میں قضا کرنا فرض ہے۔

☆ روزہ دار عورت کو اگر ماہواری کا خون آجائے تو فوراً روزہ ختم ہوجاتا ہے، اس کی بھی بعد میں قضا کرلے۔

☆ مجبوری کے دنوں کے روزوں کی تو قضا فرض ہے، مگر تراویح کی قضا نہیں ہے (ماہ رمضان فضائل ومسائل)

☆ حاملہ عورت کو اپنی جان یا بچہ کی جان کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، اگر روزہ شروع کردے تو توڑنا بھی جائز ہے۔

☆ دودھ پلانے والی عورت کو بھی اپنی جان یا بچہ کی جان کا خطرہ ہو تو روزہ چھوڑنا جائز ہے، بہرصورت بعد میں ضرور قضا کرلے۔ (کتاب المسائل :۲) ☆ عورت بھی اعتکاف کرسکتی ہے، البتہ اس کا اعتکاف گھر میں ہوگا۔ ☆ عورت اگر کسی شرعی اور طبعی ضرورت کے بغیر اپنے اعتکاف کی جگہ سے نکل کر گھر ہی کی دوسری جگہ آتی جاتی رہیگی تو اعتکاف باقی نہیں رہیگا۔ ☆ عورت کو دن میں کسی وقت حیض کا خون رک جائے تو اس دن کا روزہ تو ادا نہیں ہوگا مگر روزے داروں کی طرح شام تک رہنا لازم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ :۱۵) ☆ تراویح کی بیس رکعات سنتِ مؤکدہ ہیں مردوں، عورتوں سب پر مگر تنہا عورتوں کی جماعت کی اجازت نہیں ہے۔

☆ عورتوں کے لئے عیدین اور جمعہ کی نماز نہیں ہے، مگر غسل کرنا، عمدہ لباس پہننا مستحب ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ)

اسلامی معلومات

ماہ رمضان المبارک میں پیش آمدہ اہم واقعات

جناب پروفیسر محمد ہاشم صاحب

۱) نزول قرآن کا آغاز ۲) خفیہ دعوتِ اسلام کا آغاز — ۱ نبوی رمضان المبارک

۳) وفات خواجہ ابوطالب ۴) محسنۂ ملت ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ — ۱۰ نبوی رمضان المبارک

واقعہ	سنہ	تاریخ
۵) غزوۂ بدر	۲ھ ھجری	۱۷/ رمضان المبارک
۶) وجوبِ صدقۃ الفطر، وجوب نماز عید الفطر	۲ھ ھجری	۲۸/ رمضان المبارک
۷) فتحِ مکہ	۱۰ھ ھجری	۸/ رمضان المبارک
۸) وفات بنت رسول فاطمہ الزہراءؓ	۱۱ھ ھجری	رمضان المبارک
۹) وفات داماد رسول علی کرم اللہ وجہہ	۴۰ھ ھجری	رمضان المبارک
۱۰) وفات ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ	۵۷ھ ھجری	۱۷/ رمضان المبارک

رمضان المبارک میں معاصی

حضرت مولانا محمد ارشد صاحب قاسمی امام پاکتنی مسجد، میل وشارم

حضرت حکیم الامت اشرف علی تھانوی علیہ الرحمہ نے فرمایا: رمضان المبارک میں تمام گناہوں کو چھوڑ دینا چاہیئے، چاہے وہ گناہ ہاتھ یا پیر، آنکھ، کان، زبان، قلب کے ہوں اور ایسے تو گناہوں کو چھوڑ نا اسی مہینہ کے لئے خاص نہیں ہے یہ تو ہر وقت کرنے کا کام ہے مگر اس ماہ میں اتنا اور ہے کہ جیسے اعمالِ صالحہ پر اجر زیادہ ہے گناہ پر سزا بھی زیادہ ہے۔

مذہب اسلام میں ایمان کے بعد سب سے اہم درجہ نماز کا ہے بہت سی احادیث میں نماز کے چھوڑنے کو کفر تک پہنچانے والا بتایا ہے، اسلام اور کفر کا امتیاز ہی نماز کو بتایا ہے لیکن کتنے مسلمان ہیں جو اس اہم فریضہ کا اہتمام کرتے ہیں یہ تو ایک رکن ہوا۔ اب اسلام کے باقی ارکان روزہ، زکوۃ، حج میں سے کسی ایک کو لے لو، اور عالم پر ایک نگاہ ڈال کر اس کا حشر دیکھ لو کہ ان ارکان پر عمل کرنے والے کتنے ہیں یہ تو حال ہے ارکان کا۔

دوسری جانب محرمات میں ایک چیز شراب ہی کو دیکھ لو۔ کہ کتنے اسلام کی حمایت کے دعویدار اور ترقی اسلام پر مر مٹنے والے ایسے ہیں جو کس جرأت اور بے حیائی سے کھلم کھلا علی الاعلان شراب پیتے ہیں قرآن شریف میں بار بار اس پر تنبیہ فرمائی گئی ہے۔ اور صاف لفظوں میں اس کے چھوڑنے کا حکم فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے پینے والے پر لعنت فرمائی ہے، اس کے بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے، اس کے بنوانے والے پر لعنت فرمائی ہے، اس کے بیچنے والے پر لعنت کی ہے، اس کے خریدنے والے پر لعنت کی ہے، لا د کر لیجانے والے پر لعنت کی ہے، اور جس کے پاس لیجائی جائے اس پر لعنت کی ہے، اس کے پلانے والے پر لعنت کی ہے اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانے والے پر لعنت کی ہے۔

اب غور کرنے کی چیز ہے اس ایک شراب کی بدولت کتنے آدمی ہیں جو اللہ کی لعنت میں داخل ہوتے ہیں اور اس کے رسول کی لعنت میں داخل ہوتے ہیں جن لوگوں پر اللہ پاک اور اس کا وہ رسول جو امت پر سب سے زیادہ شفقت اور مہربانی کرنے والا تھا، جو ہر وقت امت کی فلاح و کامیابی میں منہمک رہتا تھا، دونوں لعنت کرتے ہوں تو ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا۔

نبی کرم ﷺ نے فرمایا: کہ شراب سے بچو! وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ جب ہم لوگ برائیوں کا بند دروازہ اپنے ہاتھ سے کھولیں پھر برائیوں کی شکایت کیوں کریں۔ جب ایک سچے اور پکے خبر دینے والے نے فرمادیا کہ اس دروازے کو کھولو گے تو فلاں چیز نکلے گی ہم خود دروازہ کھولتے ہیں اور وہ چیز نکلتی ہے۔

اللہ پاک ہم تمام کو اس برے فعل پر نکیر کرنے کی توفیق دیں۔ (آمین)

(ماخوذ از: اسلامی سیاست)

مسائل اعتکاف

منقول از: مسائل رمضان
ناقل: مفتی محمد تنزیل صاحب

حضرت اقدس مولانا مفتی ابوالحسن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

طبعی ضرورت جیسے پیشاب، پاخانہ، واجب وضو اور غسل جنابت کے لئے اعتکاف کی حالت میں مسجد سے باہر جانا درست ہے لیکن جوں ہی ضرورت پوری ہو جائے مسجد کے احاطہ کے اندر واپس آجائے البتہ بیت الخلاء خالی نہ ہو تو باہر انتظار کرسکتا ہے۔

مسئلہ: بلا کسی عذر کے مسجد سے باہر جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائیگا بھول کر مسجد سے باہر نکل جانے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ مسئلہ: اگر معتکف پہلے سے باوضو ہو تو وضو پر وضو کرنے کے لئے مسجد سے باہر جانا درست نہیں اگر باہر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ مسئلہ: بیڑی، سگریٹ پینے کا عادی شخص اگر شدید ضرورت کی وجہ سے مجبور ہو تو استنجاء جاتے وقت اپنی ضرورت کو پوری کرلے جہاں تک ممکن ہو اس عادت کو ختم کردے۔ مسئلہ: اعتکاف میں بالکل خاموش رہنے کو عبادت سمجھ لینا غلط ہے۔ ضرورت پڑنے پر دینی بات یا دنیاوی ضروری بات کرنے کی اجازت ہے۔ مسئلہ: کسی کو اجرت دے کر اعتکاف کرانا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ عبادت ہے البتہ بغیر یقین کے اعتکاف میں رہتے ہوئے یا بعد میں کچھ رقم دے دینا جائز ہے۔ مسئلہ: اگر کوئی آخر عشرہ میں دس دن سے کم مثلاً تین دن وغیرہ اعتکاف کرے تو سنت موکدہ نہیں بلکہ نفل اعتکاف ہوگا۔ مسئلہ: اعتکاف کی حالت میں مسجد میں ہوا خارج کرنا جائز نہیں۔ معتکف ہوا خارج کرنے کے لئے مسجد کے باہر کے حصہ میں جاسکتا ہے۔ مسئلہ: کھانا کھانے کے بعد صرف ہاتھ دھونے یا برتن دھونے کے لئے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں اندر ہی کسی برتن وغیرہ میں ہاتھ دھولے۔

مسئلہ: صرف مسواک کرنے یا منجن یا ٹوتھ پیسٹ کے لئے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں یہ وضو کے ساتھ کرسکتا ہے۔

اعتکاف کی قضاء

ا۔نفل اعتکاف اگرٹوٹ جائے تو اسکی قضاءنہیں

۲۔نذر معین یا غیر معین کا عتکاف ٹوڑ جائے تو پھر روزوں کے ساتھ اتنے دنوں کی قضاء واجب ہے کیونکہ اسمیں تسلسل لازم ہے اگر تین دن کے اعتکاف کی نذر مانا تھا دوسرے دن یا تیسرے دن غروب سے پہلے ٹوٹ گیا تو پھر از سر نو تین دن کا اعتکاف روزہ کے ساتھ قضا کرنا لازم ہے

۳۔رمضان کے آخرعشرہ کا اعتکاف ٹوٹ جائے تو اسمیں ایک دن کے اعتکاف کی قضالازمی ہے۔جس دن کا اعتکاف ٹوٹا اس دن کے اعتکاف کی قضا روزہ کے ساتھ کر لے چاہے تو اسی رمضان کے بقیہ دنوں میں کر لے یا رمضان کے بعد کسی ایک دن غروب سے پہلے سے اعتکاف شروع کر کے دوسرے دن غروب آفتاب کے بعد اعتکاف ختم کر لے۔رمضان کے آخرعشرہ کا اعتکاف فاسد ہونے کے بعد یہ نفل ہو جاتا ہے۔اس لئے اس میں مکمل دس دن کے اعتکاف کی قضا لازم نہیں ہے لیکن اختلاف سے بچنے کے لئے احتیاط اس میں ہے کہ رمضان کے دس دن روزہ سمیت اعتکاف کر لے تو بہتر ہے۔(فتاویٰ رحیمیہ ج:۳رص:۱۱۰)

روزے اور ڈاکٹروں کی تحقیق

حضرت مولانا محمد ندیم صاحب قاسمی

ڈاکٹروں نے یہ تحقیق کی ہے کہ ایک مہینہ کے روزہ رکھنے سے بہت سی بیماریاں جسم سے خود بخود دور ہو جاتی ہیں،روزوں کا جسمانی طور پر بھی فائدہ ہے،اور روحانی طور پر بھی۔کئی بندے وہ بھی ہوتے ہیں جن کے گھر کا غسل خانہ غریب آدمی کے گھر سے بھی زیادہ مہنگا ہوتا ہے۔پورا سال وہ اپنی مرضی سے کھاتے پیتے ہیں اگر رمضان المبارک کے روزے نہ ہوتے تو ہوسکتا ہے انہیں یہ پتہ ہی نہ چلتا کہ جو غریب آدمی اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ بھوکا ہے اس کے ساتھ کیا گذرتی ہے،اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کر کے ہمارے اوپر احسان کیا،انسان جب سارا دن کچھ نہ کھائے،کچھ نہ پئے تب خیال آتا ہے جو بھوکا رہتا ہوگا اس کا کیا حال ہوتا ہوگا۔

بے زبانوں کو جب وہ زباں دیتا ہے　　پڑھنے کو پھر وہ قرآن دیتا ہے
بخشنے پہ آئے جب گنہگاروں کو　　تحفے میں گنہگاروں کو رمضان دیتا ہے

ليلۃ القدر

حضرت مولانا مفتی تنویر الاسلام صاحب قاسمی استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

لیلۃ القدر کی فضیلت اہمیت کو ظاہر کرنے کیلئے یہ بتلا دینا کافی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اسی کے نام پوری ایک سورۃ نازل فرمائی ہے، اس سورۃ میں ایک رات کا ذکر ہے جس رات انسانی ہدایت کا سرچشمہ قرآن کریم کا نزول ہوا۔ وہ رات انتہائی مبارک ہے کہ اسمیں اللہ تعالیٰ کی خصوصی تجلی متوجہ ہوتی ہے۔ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ **انا انزلناہ فی لیلۃ القدر**: بےشک ہم نے قرآن پاک کو شب قدر میں اتارا

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے چونکہ اس رات میں عظمت وقدر وشرافت ہے، اس لئے اس رات کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ یعنی ہزار مہینے تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ شبِ قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بعض بنی اسرائیل کے عابدین کا ذکر کیا تھا جنھوں نے ہزار مہینے عبادت کی تھی۔ دوسری روایت کے مطابق جنھوں نے اسّی (80) سال عبادت کی تھی۔ صحابۂ کرام کو یہ سن کر تعجب ہوا اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی جسمیں اس امت کیلئے صرف ایک رات کی عبادت ان ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر قرار دیا۔

شب قدر کی تعیین مصلحۃً اٹھالی گئی ہے اس کا علم اللہ کے ساتھ خاص ہے ہاں صحیح بخاری کی روایت سے اتنا پتہ چلتا ھیکہ وہ رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی رات میں ہوگی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: رمضان کے اخیر عشرہ میں تلاش کرو۔ (بخاری:1973) شب قدر کو رمضان کے آخر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (مسلم :ا/369) یہ رات قدر کرنے کے قابل ہے ہر مسلم کو اس رات کی تلاش رہنی چاہئے۔ اللہ پوری امت کو یہ رات نصیب فرمائے۔ اس کے انوار و برکات سے محظوظ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

شب قدر کا ایک عمل:

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ! اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو میں کیا دعا مانگوں؟ حضور ﷺ نے یہ دعا سکھائی **اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی** ترجمہ: اے اللہ! تو بےشک معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے مجھ کو بھی معاف فرما۔

باغیچۂ اطفال

بچوں کو گمراہی سے بچاؤ

حضرت حافظ محمد ہاشم صاحب امام مسجد شمس الہدیٰ، میل وشارم

رمضان کا مہینہ تھا زید نے اپنے دوست کو خط لکھا کہ میرا بیٹا لندن London سے پڑھائی ختم کر کے آ رہا ہے ٹرین تمہاری بستی سے گذر کر آئیگی اگر تم اسٹیشن جا کر میرے بیٹے سے مل لو تو بہتر ہوگا، تا کہ اس کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو، چنانچہ زید کے دوست اسٹیشن پہنچ کر جب اس نوجوان سے ملے تو حیران رہ گئے، کہ وہ رمضان شریف میں دن کے وقت بے جھجک کھا رہا تھا۔ پوچھا کہ رمضان کا مہینہ ہے تم نے روزہ نہیں رکھا؟ لڑکے نے پوچھا کہ رمضان کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ بیٹے رمضان ایک مہینہ کا نام ہے۔ کہنے لگا کہ جنوری، فروری، مارچ، اپریل۔۔۔ الخ، ان میں تو کہیں بھی رمضان کا نام نہیں آیا؟ یہ گمراہی اور دین سے دوری کی کیا وجہ ہے؟ بچپن کی غلط تربیت ہی کا تو یہ نتیجہ ہے؟

ہمارے علاقے میں خاندان کے بڑوں کا یہ پیارا طریقہ ابھی بھی تھوڑا بہت باقی ہے کہ نابالغ بچوں پر اگرچہ رمضان کے روزے فرض نہیں ہوتے مگر فرض روزوں کی عادت ڈالنے اور روزے کی مشق کرانے کیلئے نابالغ بچوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دی جاتی ہے، بچہ کے ہاتھوں شیرینی تقسیم کرائی جاتی ہے، تا کہ بچوں کے دل میں اس عبادت کا شوق پیدا ہو اور دیگر بچوں کی ترغیب کا بھی ذریعہ ہو۔ (فللہ الحمد علی ذلک) جس طرح نماز فرض ہونے سے پہلے بچوں کو اس کی مشق کرانے کی تاکید حدیثِ شریف میں آئی ہے اسی طرح رمضان کے روزے، تراویح وغیرہ عبادتوں کا بھی بچپن ہی سے عادی بنایا جائے۔

speak with tongue and heart in the court of Allah, which means, let our tongue always be afresh with remembrance of Allah. While sitting or walking, always recite Subhanallah, Alhamdulillah, Allahu Akbar and La ilaha illallah. Let heart be filled with consciousness of Allah. We need to present all our needs to Allah and keep praying about it. By this, in a few days, InshaAllah we will feel closeness to Allah in our heart and will be connected to Allah.

Secondly, In Ramazan, specifically during last 10 days, specifically sit for Itikaaf. By concentrating solely on Allah and to strengthen the bond, one must sit in mosque by secluding oneself from everybody for these 10 days, this is called as Itikaaf. A believer after getting rejected and tired from this worldly affairs, gets disheartened and approaches the door of Allah, the Compassionate and the Merciful, with the aim to get a strong hold of the bond between him and Allah.

May Allah bless us all with His connection and the closeness to Him, and by his blessings accept us all towards the work of Deen and to abstain us from the evil of Shaitan. Aamen.

ایک مالی عبادت زکوۃ بھی ہے

ناقل: مفتی عبدالحمید صاحب

ملفوظات حضرت علامہ قمرالدین صاحب دامت برکاتہم استاذ حدیث ازہر ہند دارالعلوم، دیو بند

مالی عبادتوں میں سے ایک اہم عبادت اور فریضہ زکوۃ بھی ہے، اگر کسی پر زکوۃ فرض ہے تو اہتمام سے ادا کرنا چاہئے۔ بعض لوگ زکوۃ، صدقہ، فطر وغیرہ واجب ہونے کے باوجود بخل (کنجوسی) کی بنا پر ادا نہیں کرتے۔
شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں: بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بہ حکم خبر
کہ بخیل اگر بحر و بر کا زاہد اور بہت بڑا اللہ والا بھی کیوں نہ ہو جائے وہ جنتی نہیں ہوسکتا۔ یہ حدیث کا مضمون ہے لہذا اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کیجئے۔ اس سے مال میں اضافہ ہوتا ہے قرآن کہتا ہے: **یمحق اللہ الربو ویربی الصدقات** (البقرۃ:٢٧٦) کہ صدقہ وخیرات کرنے والوں اور زکوۃ ادا کرنے والوں کے مال میں اللہ تعالیٰ اضافہ فرماتے ہیں۔ زکوۃ ادا کرنے میں مال ہلاکت سے بھی محفوظ رہتا ہے اور خوب برکت کے ساتھ نسل در نسل چلتا رہتا ہے، ورنہ حدیث میں فرمایا گیا: **ما خالطت الزکوۃ مالا الا اھلکت** ہ زکوۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے زکوۃ کا جو مال دوسرے مال سے ملا ہوا رہتا ہے وہ اس مال کو بھی ہلاک کردیتا ہے۔ [جواہرات قمر]

The abandoned farm of Islam once again refreshes with the good deeds and excellent character of Muslims.The message given in the Hadith also specifies the same; when the month of Ramazan arrives, the doors of heaven are opened, doors of hell are closed, and the Shaitan are locked up in chains. Like the poet of Arab says,
"the season of cultivating the faith and spirits of people has arrived, to clean up all types of evil and illness of heart"

The mission of Allah is to clean our life just like the month of Ramazan does to us or at least spend this blissful month of Ramazan in the best possible manner so that the whole year is spent in the best way. That's why the status of Ramazan amongst all the other months is equivalent to the status of heart in human body. Because when the heart gets purified, then the deeds and activities which the body performs become pure too. Allama Syed Abdul Majeed Nadeem (rh) says, "Spend your entire life like the month of Ramazan, then death will arrive like Eid"

However, the demand of the glory and the blessings which Ramazan carries, its chastity should be maintained as the month is the guest of Allah which is not a burden upon us but it arrives as wave of blessings.

The most special worship of this month is fasting, which signifies the best exhibition of faithfulness, binding and obedience of a believer towards Allah. The lowest degree of fast is that the believer in accordance with Allah's will stays away from food, drinks and the physical relationship with wife from dawn to sunset, and this is called as jismani roza(fast of the body). But the highest degree of fast is to refrain oneself from all the sins, this is abstinence and this is called as roohani roza (fast of soul).

Hadith says that for everything there is Zakath, removal of it purifies that thing. Likewise fast is the source of purifying of both body and the soul. Jismani roza purifies the body whereas roohani roza purifies the body within (soul). This is the source of our final success. "He has certainly succeeded who purifies himself" (87:14)

There is a special bond between Ramazan and Quran, since Quran was revealed in this month. Therefore, spend most of time in this month reciting Quran, so our time isn't lost and wasted.

And then, the basic objective of all these worships is to connect with Allah and seek to Allah. There are the two simple ways to achieve them. Firstly,

Anyone lends money and he did not receive his money back, the borrower delays it to repay such that a year passes by, then Zakat is wajib on the money that is lent. Five or ten years passes by, and the borrower delays it to repay, then it is better to pay Zakat every year. Else if the borrower returns the money after ten years, then lump sum amount of Zakat of ten years will be wajib on the lender.

Zakat is wajib only on gold, silver and money. Zakat is not wajib on diamonds, pearls or jewellery of any other material. However, Zakat will be valid if business is done on diamonds, pearls or jewellery of any material.

Zakat can be given to a poor Muslim without compensating it as salary, etc., even though he is minor(close to maturity), Zakat will still be valid.

If a Muslim is poor, but he owns utensils, cloths, land, house more than the necessity, then giving the money of Zakat to this individual will not validate Zakat. Knowing about this individual and giving Zakat to him will not validate Zakat. The receiver is allowed to use the money.

EDITORIAL

By Hazrat Aqdas Mufti Abul Hasan Sb Qasimi Db

Translation by : Prof Sajid Akram Sahib

Amongst all the months of Islam, the greatest, most superior, filled with the most blessings and glory is the month of Ramazan which is knocking on our doors. In reality this a chance to recharge our faith and deeds. Actually it is the month of flooding of blessings from Allah. Just as tsunami or a flood swipes away every small and bigger things along with it, Ramazan too swipes away all minor and major sins with its spiritual essence. Ramazan is season of showering of spiritual faith where Allah's mercy pours down on us like torrential rain. The only difference being that during rain, water comes down from sky, whereas in the month of Ramazan blessings of Allah descend down to the earth. Generally when rains and clouds come together deserted areas spring up with life, dried up trees bring out the greenery in them, similar is the case with Ramazan too where due to its arrival, the grass of faith is grown in the vacant hearts of people and even the uncompassionate hearts melt down to the spirit of worshipping the Almighty.

MASAIL-E-ZAKAT

By : Mufti Md Abubakkar Sb qasimi Db
Translation by : Prof Mohammed Hashim Sb

Zakat is one of the obligatory commandment(Farz) of Islam. Denying Zakat makes one non-believer. It is strictly warned in Quran and Hadees for those who don't give Zakat.

Every major men and women who have 87 ½ gram of gold or 612 ½ gram of silver or money worth of 612 ½ gram of silver and a year pass by, then Zakat is Wajib(Farz) on them.

Anyone who has gold or silver of threshold figure (Nisaab) but has debt of same amount, then Zakat is not liable. If anyone has amount of 2 lakhs, and has a debt of 1 lakh, then it is wajib to pay Zakat for remaining 1 lakh.

If the jewellery is owned by wife, then Zakat is wajib on her. If the husband or father or mother gives the Zakat on her behalf without her knowledge, then Zakat will not be valid, it has to be given again. Even if the husband or father, after giving Zakat, informs her, Zakat will still be invalid.

If a man buys jewellery and gives to his wife, while not giving the ownership to wife, or a father gives the jewellery to his daughter and not making her the owner, then husband and father are responsible for the Zakat.

Anyone having excess (more than one) of house, land, vehicle (two-wheeler or four-wheeler) with no intention of doing business (buying and selling) need not pay Zakat for it. Having any of those with intention of doing business will make Zakat wajib on him.

Intention during buying it will be considered. If the intention was to do business during buying it, then Zakat is wajib on it. While buying, if the intention was to utilize it, but later sold it, then Zakat is not wajib on these properties.